

شرافت کی آئینہ نگاری

سلمی غزل



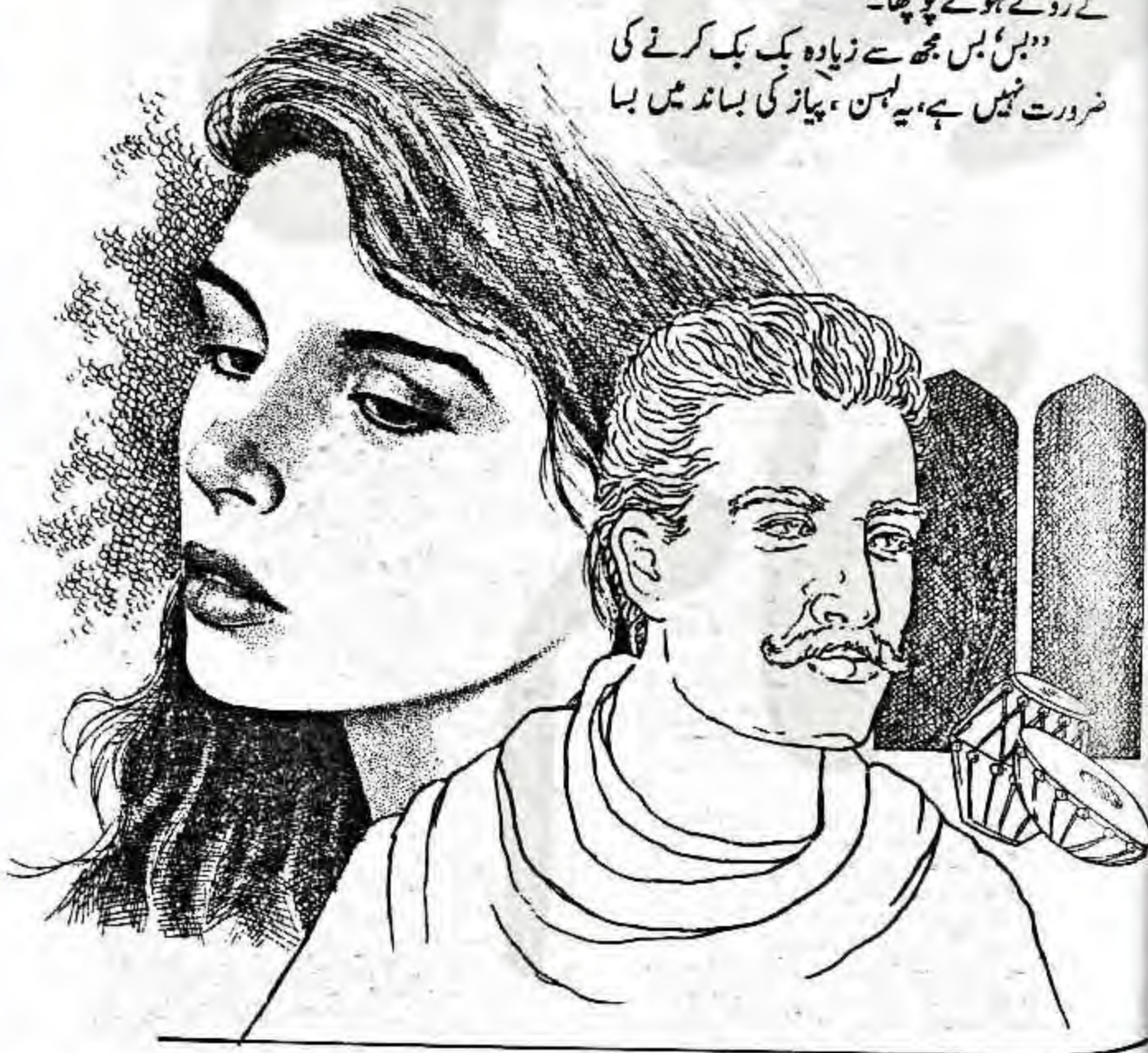
WWW.PAKSOCIETY.COM



## شرافت کی ایسا سرج

سلمیٰ غزل

”میں نے تم سے اجازت نہیں مانگی، تمہیں اطلاع دی ہے۔“ چوہدری الطاف نے بگڑ کر کہا۔  
”مگر مجھے اتنا تو بتا دیں میری وفاؤں میں، میری خدمت گزاری میں کہاں کی رہ گئی جو آپ نے اتنا بڑا فیصلہ..... وہ بھی اچانک سنا دیا.....؟“ زریہ نے روتے ہوئے پوچھا۔  
”بس بس مجھ سے زیادہ بک بک کرنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ لہسن، پیاز کی بساند میں بسا



195 ماہنامہ پاکیزہ جولائی 2014ء

## پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے ہم خاص کیوں ٹھیں :-

- ☆ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ☆ ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ☆ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
- ☆ سیریم کوالٹی، ہارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ☆ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل رینج
- ☆ ایڈ فری لنکس، لنکس کو میسجے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ☆ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رٹریوم ایبل لنک
- ☆ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر یو ہر پوسٹ کے ساتھ
- ☆ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ☆ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل رینج
- ☆ ہر کتاب کا الگ سیشن
- ☆ ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- ☆ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب فورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

← ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

← ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

**WWW.PAKSOCIETY.COM**

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1





196 ماہنامہ پاکیزہ جولائی 2014ء

☆☆☆

197 ماہنامہ پاکیزہ جولائی 2014ء



## شرافت کی اساس

سازندوں کو دیکھ آج کنول نہیں شانہ گائے گی۔ آخر کسی کو تو اس کی جگہ لینی ہے کیونکہ اس کی قیمت لگ چکی ہے۔ وہ لہرائی تل کھاتی پلٹ گئی بابا نے آنکھ سے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور اس کے پیچھے، پیچھے نکل گئے۔

☆☆☆

کنول خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کر رہی تھی بابا نے جو اس کے کانوں میں امرت ڈکا یا تھا اس نے اسے اوج ثریا پر پہنچا دیا تھا وہ گمناں نہیں تھی اس کی ایک پہچان تھی۔ وہ طوائف زادی نہیں شریف زادی تھی۔ اپنی ماں کی ہم شکل اور وریشہ کی سگی خالہ زاد بہن۔ خالہ، خالو کا بیٹی کی جدائی میں یکے بعد دیگرے انتقال ہو چکا تھا اور وریشہ کی ماں نے کنول کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ یہ اس کی گم شدہ بھانجی ہی ہے اور بابا نے بھی تصدیق کر دی تھی۔ یہ بات جب بابا نے اُسے بتائی تو وہ بے اختیار روتے ہوئے ان سے لپٹ گئی۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ نیک نام ہے،

اتنا دم نہیں کہ ساری زندگی تیری حفاظت کر سکیں۔ بیٹا اس موقع کو مت گنونا ورنہ ساری عمر پچھتاؤ گی مجھے یقین ہے کہ شہر و زاپے قول پر پورا اترے گا۔“

کنول کو لگ رہا تھا وہ جاگتے میں کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔ اس وقت چینیلی بائی کمرے میں داخل ہوئی اور اس کے آگے عروسی جوڑا اور زیورات رکھتے ہوئے تھکسا نہ لہجے میں گویا ہوئی۔

”کل مغرب کے بعد چوہدری الطاف تجھے لینے آئیں گے تیار رہنا۔ شکر کر کہ وہ تجھے رکھیں نہیں بنا رہے باقاعدہ نکاح کر رہے ہیں، میں انکار سننے کی عادی نہیں ہوں بہت تیرے چوٹیلے اٹھالیے اور تاز برداری کر لی۔ سیدھی انگلیوں سے گھی نہیں نکلا تو میں انگلیاں میڑھی کرنا بھی جانتی ہوں۔ مار مار کے چڑی اڈھیز دوں گی تیری۔“ پھر وہ نخوت سے بابا سے مخاطب ہوئی۔

”یہ تو کس خوشی میں بیٹھا ہے، چل اٹھ کر اپنے۔“

کان سے لگا لیا۔

”کنول میں شہر و زبول رہا ہوں وریشہ کا بھائی میں لمبی چوڑی تمہید نہیں باندھوں گا صرف ایک سوال..... کیا تم مجھ سے شادی کرو گی؟“ کنول کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔ اس نے بابا کو بھی سنانے کو اسپیکر آن کر دیا۔

”دیکھو میں کوئی لمبے چوڑے دعوے نہیں کروں گا صرف وہ چیز تمہیں دوں گا جو تمہارے پاس نہیں یعنی محبت، مان اور عزت اور اگر تمہارا جواب ہاں میں ہے تو کل تیار رہنا، میں شام کو تمہیں اپنے گھر لے جاؤں گا اور میری ماں بہن کی موجودگی میں ہمارا نکاح ہو جائے گا۔ تمہاری ماں سے اس لیے رابطہ نہیں کیا کہ وہ تمہاری قیمت لگائے گی اور میں تمہاری عزت نفس کو مجروح نہیں کرنا چاہتا کیونکہ تم انمول ہو بازار میں بکنے والی جنس نہیں تم اچھی طرح سوچ لو اور اسی نمبر پر مجھے جواب دینا۔ تمہارا ہر فیصلہ مجھے منظور ہوگا۔“ کنول کے کان سائیں، سائیں کر رہے تھے اور دل تھا کہ قابو میں نہیں آ رہا تھا وہ جواب کیا دیتی بابا نے جھپٹ کر موبائل ہاتھ سے لے لیا۔

”بیٹا میں اس کا بابا بول رہا ہوں، مجھے تم پر بھروسہ ہے اور پورا یقین ہے اور ہماری طرف سے ہاں سمجھو جب لینے آؤ تو میسج کر دینا۔ ہم باہر آ جائیں گے۔ میرے ساتھ جانے پر اس کی ماں منع نہیں کرے گی۔“ بابا نے محبت سے کنول کو لپٹا لیا اور رونے لگے۔ کنول کو سب کچھ خواب سا لگ رہا تھا۔

”بیٹا میں تجھے آج بتا رہا ہوں تیری رگوں میں شریف ماں باپ کا خون ہے تجھے چار سال کی عمر میں چینیلی بائی نے اغوا کیا تھا مگر میں تیری بھولی بھالی معصوم شکل پر ایسا فدا ہوا کہ بیٹی بنا کر تیری ڈھال بن گیا۔ اب تک میں نے تجھے ہر آفت و بلا سے بچایا ہے، تیری عزت و عصمت کی حفاظت کی ہے لیکن آخر کب تک.....؟ بیٹا میری ان بوڑھی ہڈیوں میں اب

کہ اماں آپ کو دیکھ لیں.....“ کنول کا دل دھک سے ہو گیا..... اس کا مطلب ہے کل کالج میں ہر طرف اس کی رسوائی کے چرچے ہوں گے وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گی۔

”میں آپ کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں اور میرے گھر والے بھی بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ آپ لائق تحسین ہیں کہ کنولوں کی دلالی میں آپ کا دامن صاف رہا..... کنول کچڑ میں گھل کر بھی کنول کا پھول ہی رہتا ہے، آپ پریشان نہ ہوں میری ماں اور بہن دونوں میری ہمنوا ہیں۔ ہم اس پھول کو کچڑ میں رُلنے نہیں دیں گے۔“

کنول کو لگ رہا تھا گویا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہو۔

”آپ پلیز گاڑی یہیں روک لیں، یہ جگہ آپ کے اور وریشہ کے شایان شان نہیں..... پلیز آپ دونوں یہاں سے جلدی چلے جائیں۔“

☆☆☆

جب سے شہر و ز کی ماں، بہن کو اس کی اصلیت پتا چلی تھی کنول نے تعلیم ادھوری چھوڑ کر خود کو وسیع و عریض گھر کے ایک چھوٹے سے کمرے میں قید کر لیا تھا اور چینیلی بائی اس کے گھر میں رہنے سے بہت خوش تھی زندگی میں پہلی بار تماشا نیوں کے سامنے گاتے ہوئے وہ جھجک گئی مگر ماں کی دھمکیوں اور طعنوں نے اسے مجبور کر دیا تھا۔

آج وہ بہت اداس تھی بابا کے پوچھنے پر وہ رو پڑی۔

”بیٹا میں اس لڑکے کو دیکھ چکا ہوں بے حد شریف اور خاندانی ہے، مجھے یقین ہے وہ تمہارا ساتھ دے گا۔ میں اس معاملے میں تمہارا ہمنوا ہوں۔“ بابا نے اسے تسلی دیتے ہوئے پیار سے کہا۔

”بابا جانتے بوجھتے کون شریف آدمی مجھے اپنائے گا؟“ پہلی مرتبہ اسے وریشہ کے گھر میں سکون اور اپنائیت ملی تھی پھر اسی لمحے اس کا موبائل بج اٹھا۔

”پتا نہیں کون ہے؟“ اس نے جلدی سے فون

## آپ طلب

لمبے سفر اور جلتی دھوپ میں ناامیدی بیروں کی زنجیر ہو تو انسان پانی کی چند بوندوں کے لیے ماہی کے مانند تڑپتا ہے۔ آخری صفحات پر ڈاکٹر ساجد امجد کا دلربا انداز

## حساب دوستان

حساب دوستوں کا ہوا دشمنوں کا۔ کھری میزبان کبھی غلط کا ساتھ نہیں دیتی

الیاس سیتا پوری کے قلم سے ابتدائی صفحات کی سوغات

## ستاروں پر کمنڈ

محبتوں کے سیر قباہت کی زنجیروں ابھرتے ہیں تجھ کو نظر نہیں آتے تو بے کلی ہر قدم پائیت بڑھاتی ہے۔ طاہر جاوید مغل کا نیا سلسلہ طرہ کار

## ماروی

زخمی دل اور کراتے ہونٹوں کا سنگم عجیب متضاد کیفیت کا ذکر کرتا ہے۔ بھی اس دور ہے سے گزری تھی محی الدین نواب کا دلچسپ سلسلہ

مئی 2014 کا پرکشش انداز

میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے

سیریس

ماہنامہ

مزید

خطوط کی محفل

نکال شہر و ز کی

مرزا امجد بیگم کی دلچسپ جھپٹ

میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے

سیریس

ماہنامہ

ڈاکٹر شہر و ز امجد، منظر امارت کاشف ذہن تنویر ریاض

مریم کے خاتون سلیم انور کی خوبصورت کہانیاں آپ کی منتظر

اس کی عیال



## شرافت کی اساس

سازمندان کو دیکھ آج کنول نہیں شبانہ گائے گی۔ آخر کسی کو تو اس کی جگہ لینی ہے کیونکہ اس کی قیمت لگ چکی ہے۔“ وہ لہرائی بل کھاتی پلٹ گئی بابا نے آنکھ سے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور اس کے پیچھے، پیچھے نکل گئے۔

☆☆☆

کنول خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کر رہی تھی بابا نے جو اس کے کانوں میں امرت ڈکایا تھا اس نے اسے اوج ثریا پر پہنچا دیا تھا وہ گمنام نہیں تھی اس کی ایک پہچان تھی۔ وہ طوائف زادی نہیں شریف زادی تھی۔ اپنی ماں کی ہم شکل اور وریشہ کی سگی خالہ زاد بہن۔ خالہ، خالو کا بیٹی کی جدائی میں کیے بعد دیگرے انتقال ہو چکا تھا اور وریشہ کی ماں نے کنول کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ یہ اس کی گم شدہ بھانجی ہی ہے اور بابا نے بھی تصدیق کر دی تھی۔ یہ بات جب بابا نے اُسے بتائی تو وہ بے اختیار روتے ہوئے ان سے لپٹ گئی۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ نیک نام ہے،

ابتداء میں کہ ساری زندگی تیری حفاظت کر سکیں۔ بیٹا اس موقع کو مت گنونا ورنہ ساری عمر پچھتاؤ گی مجھے یقین ہے کہ شہر و زاپے قول پر پورا اترے گا۔“ کنول کو لگ رہا تھا وہ جاگتے میں کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔ اس وقت چنبیلی بائی کمرے میں داخل ہوئی اور اس کے آگے عروسی جوڑا اور زیورات رکھتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں گویا ہوئی۔

”کل مغرب کے بعد چوہدری الطاف تجھے لینے آئیں گے تیار رہنا۔ شکر کر کہ وہ تجھے رکھیل نہیں بنا رہے باقاعدہ نکاح کر رہے ہیں، میں انکار سننے کی عادی نہیں ہوں بہت تیرے چوٹیلے اٹھالیے اور ناز برداری کر لی۔ سیدھی انگلیوں سے کھی نہیں نکلا تو میں انگلیاں میڑھی کرنا بھی جانتی ہوں۔ مار مار کے چڑی اوجڑ دوں گی تیری۔“ پھر وہ نخوت سے بابا سے مخاطب ہوئی۔

”یہ تو کس خوشی میں بیٹھا ہے، چل اٹھ کر اپنے...“

کان سے لگا لیا۔

”کنول میں شہر و زبول رہا ہوں وریشہ کا بھائی میں لمبی چوڑی تمہید نہیں باندھوں گا صرف ایک سوال..... کیا تم مجھ سے شادی کرو گی؟“ کنول کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔ اس نے بابا کو بھی سنانے کو اسپیکر آن کر دیا۔

”دیکھو میں کوئی لمبے چوڑے دعوے نہیں کروں گا صرف وہ چیز تمہیں دوں گا جو تمہارے پاس نہیں یعنی محبت، مان اور عزت اور اگر تمہارا جواب ہاں میں ہے تو کل تیار رہنا، میں شام کو تمہیں اپنے گھر لے جاؤں گا اور میری ماں بہن کی موجودگی میں ہمارا نکاح ہو جائے گا۔ تمہاری ماں سے اس لیے رابطہ نہیں کیا کہ وہ تمہاری قیمت لگائے گی اور میں تمہاری عزت نفس کو مجروح نہیں کرنا چاہتا کیونکہ تم انمول ہو بازار میں بکنے والی جنس نہیں تم اچھی طرح سوچ لو اور اسی نمبر پر مجھے جواب دینا۔ تمہارا ہر فیصلہ مجھے منظور ہوگا۔“ کنول کے کان سائیں، سائیں کر رہے تھے اور دل تھا کہ قابو میں نہیں آ رہا تھا وہ جواب کیا دیتی بابا نے جھپٹ کر موبائل ہاتھ سے لے لیا۔

”بیٹا میں اس کا بابا بول رہا ہوں، مجھے تم پر بھروسہ ہے اور پورا یقین ہے اور ہماری طرف سے ہاں سمجھو جب لینے آؤ تو میج کر دینا۔ ہم باہر آ جائیں گے۔ میرے ساتھ جانے پر اس کی ماں منع نہیں کرے گی۔“ بابا نے محبت سے کنول کو لپٹا لیا اور رونے لگے۔ کنول کو سب کچھ خواب سا لگ رہا تھا۔

”بیٹا میں تجھے آج بتا رہا ہوں تیری رگوں میں شریف ماں باپ کا خون ہے تجھے چار سال کی عمر میں چنبیلی بائی نے اغوا کیا تھا مگر میں تیری بھولی بھالی معصوم شکل پر ایسا فدا ہوا کہ بیٹی بنا کر تیری ڈھال بن گیا۔ اب تک میں نے تجھے ہر آفت و بلا سے بچایا ہے، تیری عزت و عصمت کی حفاظت کی ہے لیکن آخر کب تک.....؟ بیٹا میری ان بوڑھی ہڈیوں میں اب

کہ اماں آپ کو دیکھ لیں.....“ کنول کا دل دھک سے ہو گیا..... اس کا مطلب ہے کل کالج میں ہر طرف اس کی رسوائی کے چرچے ہوں گے وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گی۔

”میں آپ کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں اور میرے گھر والے بھی بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ آپ لائق تحسین ہیں کہ کنولوں کی دلائی میں آپ کا دامن صاف رہا..... کنول کچھڑ میں پھل کر بھی کنول کا پھول ہی رہتا ہے، آپ پریشان نہ ہوں میری ماں اور بہن دونوں میری ہمنوا ہیں۔ ہم اس پھول کو کچھڑ میں رُلنے نہیں دیں گے۔“

کنول کو لگ رہا تھا گویا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہو۔

”آپ پلیز گاڑی یہیں روک لیں، یہ جگہ آپ کے اور وریشہ کے شایان شان نہیں..... پلیز آپ دونوں یہاں سے جلدی چلے جائیں۔“

☆☆☆

جب سے شہر و زکی ماں، بہن کو اس کی اصلیت پتا چلی تھی کنول نے تعلیم ادھوری چھوڑ کر خود کو وسیع و عریض گھر کے ایک چھوٹے سے کمرے میں قید کر لیا تھا اور چنبیلی بائی اس کے گھر میں رہنے سے بہت خوش تھی زندگی میں پہلی بار تماشاخیوں کے سامنے گاتے ہوئے وہ جھجک گئی مگر ماں کی دھمکیوں اور طعنوں نے اسے مجبور کر دیا تھا۔

آج وہ بہت اداس تھی بابا کے پوچھنے پر وہ رو پڑی۔

”بیٹا میں اس لڑکے کو دیکھ چکا ہوں بے حد شریف اور خاندانی ہے، مجھے یقین ہے وہ تمہارا ساتھ دے گا۔ میں اس معاملے میں تمہارا ہمنوا ہوں۔“ بابا نے اسے تسلی دیتے ہوئے پیار سے کہا۔

”بابا جانتے بوجھتے کون شریف آدمی مجھے اپنائے گا؟“ پہلی مرتبہ اسے وریشہ کے گھر میں سکون اور اپنائیت ملی تھی پھر اسی لمحے اس کا موبائل بج اٹھا۔

”پتا نہیں کون ہے؟“ اس نے جلدی سے فون

## آپ طلب

لے سفر اور چلتی دھوپ میں ناامیدی بیروں کی زنجیر ہو تو انسان پانی کی چند بوندوں کے لیے ماتی کے مانند تڑپتا ہے۔ آخری صفحات پر ڈاکٹر ساجد امجد کا دلربا انداز

## حساب دوستان

حساب دوستوں کا ہو یا دشمنوں کا کھری میزان کبھی غلط کا ساتھ نہیں دیتی الیاس سیٹا پوری کے قلم سے ابتدائی صفحات کی سوغات

## ستاروں پر کمند

محبتوں کے غیر قابل کی زنجیریں ابھی جب پیار کے خیالوں کی تعبیر نہ کر سکتے ہیں تو بے کلی ہر قدم کو اپنا فتنہ برپا دیتی ہے طاہر جاوید مغل کا نیا سلسلہ طر شاہ کل

## ماروی

ذہنی دل اور کراتے ہوؤں کا سنگم عجیب متضاد کیفیت کا شکار کرنا ہے۔ بھی اس دورا ہے گزری تھی محی الدین نواب کا دلچسپ سلسلہ

جولائی 2014 کا پرکشش انداز

نویں سہ ماہی کا مجموعہ

سپر ہٹس

ماہنامہ

خطوط کی محفل

نثری شعروں اور

مرزا امجد بیگ کی دلچسپ بحث

لکھنے والے

ڈاکٹر شہزادہ سید منظور امجد کا فلسفہ زہیر ریاض  
مروارے کے خزانے سیرت اور کی خوبصورت کہانیاں آپ کی منتظر



# پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

## یہ شاندار پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

### ہم خاص کیوں ہیں :-

- ☆ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور ریڈیو ایبل لنک
- ☆ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر یو یو
- ☆ ہر پوسٹ کے ساتھ
- ☆ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ☆ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریٹخ
- ☆ ہر کتاب کا الگ سیشن
- ☆ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ☆ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں
- ☆ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ☆ ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ☆ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
- ☆ پیریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ☆ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل ریٹخ
- ☆ ایڈفری لنکس، لنکس کو میسج کمانے کے لئے شریک نہیں کیا جاتا

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب فورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

➔ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

➔ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیگر متعارف کرائیں

# WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan



Like us on Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

رات گاتی رہی اور چوہدری الطاف اپنے ہی خیالوں میں گم نشہ عشق میں مبتلا اسے حاصل کرنے کی جستجو کرنے لگا اور پھر کس طرح اس نے چنبیلی بانی کو شیشے میں اتار لیا اس کا دل ہی جانتا تھا ورنہ وہ کنول جیسی ہیرا کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کسی کو سوئپ دے ناممکن تھا۔ ہاتھ ہی نہیں رکھنے دیتی تھی اور آج وہ بیس لاکھ کا نذرانہ دے کر اسے حاصل کرنے جا رہا تھا جو وہ ایڈوانس میں دے چکا تھا۔ چنبیلی بانی سونے کا انڈا دینے والی مرغی ایسے ہی تو ذبح نہیں کر رہی تھی اس نے راستے سے ڈھیر سارے پھل لیے، پھول اور مٹھائی لی آخر سسرال خالی ہاتھ کیسے جاتا.....؟

☆☆☆

چوہدری الطاف کے قدم واپسی میں لڑکھڑا رہے تھے لگتا تھا قدموں میں جان ہی نہیں لگا ہیں بھی زمیں بوس تھیں اور کنول کی آواز کانوں میں گونج رہی تھی جب اس نے راستے میں کنول کو دیکھ کر شادی کی کھکھیاتے ہوئے اس سے درخواست کی تو اس نے حقارت سے جواب دیا تھا۔

”معاف کیجیے گا، شادی تو میں ضرور کروں گی لیکن اس سے جو مجھے وہ دے سکتا ہے جو آپ کے پاس نہیں؟“

”میں دنیا کی قیمتی سے قیمتی چیز ہمیں دوں گا، تم ایک بار حامی تو بھرو۔“ وہ بے تابی سے بولا۔

”آپ مجھے وہ چیز کیسے دے سکتے ہیں جو خود آپ کے پاس بھی نہیں اور جو خریدی بھی نہیں جاسکتی۔“

طوائف کے کوٹھے پر آنے والا عزت دار ہوتا ہے نہ شریف اور..... میں شادی کسی عزت دار سے کروں گی۔“ یہ کہہ کر کنول نے اس معمولی سے آدمی کا ہاتھ پکڑا اور آگے بڑھ گئی اور اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس طمانچے کی گونج کہاں تک جائے گی اور وہ اپنا بدنما چہرہ کیسے بیوی کے سامنے لے کر جائے گا۔

☆☆☆

عزت دار ہے، بابا نے سختی سے منع کیا تھا کہ یہ بات کسی کو کانوں کان معلوم نہیں ہونی چاہیے ورنہ چنبیلی بانی کچھ بھی کر سکتی ہے اور کنول کے لیے گھڑیاں گنتی مشکل ہو گئی تھیں۔ اس کا بس نہیں تھا کہ اڑ کر جائے اور اپنی خالہ کی بانہوں میں سما جائے۔

”کیا معجزے ایسے بھی ہوتے ہیں؟“ اس نے حیرت سے سوچا اور بارگاہ الہی میں سر جھکا دیا۔

☆☆☆

”تمہاری جرأت کیسے ہوئی میرے کسی فیصلے پر سراٹھانے اور احتجاج کرنے کی اپنی اوقات میں رہو.....“ وہ پھرے ہوئے شیر کی طرح دھاڑا..... ”وہ مظلوم ہے آج تک اس نے جسم فروشی نہیں کی نہ کسی کے سامنے ناچی۔ صرف گانا گاتی ہے وہ اس ماحول سے فرار چاہتی ہے اور اس لیے میری بیوی بننا چاہتی ہے رکھیل نہیں اور یہی اس کی شرافت کی دلیل ہے۔“ چوہدری الطاف کے پاس بیوی کے ہر سوال کا جواب موجود تھا۔

”تم اچھی طرح جانتی ہو مظلوموں کی حمایت میں پیچھے نہیں ہٹنا یہی میری عظمت اور شرافت کی دلیل ہے۔“

”واہ، واہ چوہدری صاحب لگتا ہے آپ تو عظمت اور شرافت کے ٹھیکیدار ہیں۔“ زرینہ طنز پر لہی

اور چوہدری کے پاؤں سے سر تک آگ سی لگ گئی۔

”اپنا ہوتا ہند رکھو ورنہ طلاق دینے میں دیر نہیں کروں گا۔“ کھیانی بلی کی طرح اس نے زرینہ کو دھکا دیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆

یہ کنول کی بد قسمتی تھی کہ گاؤں کے کسی جُھرے میں گانے کے لیے چنبیلی زبردستی کنول کو بھی ساتھ لے گئی۔ کنول کی مدھرتانوں اور سُریلی آواز نے

چوہدری الطاف کے جذبات میں آگ لگا دی، آواز کے ساتھ اس کے ارمان بھی بنے لگے، وہ پوری